بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اشارات

گزشتہ ہفتے یہ افسوسناک خبر معلوم ہوئی کہ نئے قانون کے تحت کراچی کے مشہور اسلامی مجلّہ "چراغ راہ" کا ڈیکلریشن منظور کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں بتائی گئی۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے، نئے قانونِ مطابع کا منشا یہ ہرگز نہیں تھا کہ حکومت کچھ اخبارات و رسائل کو بند کرنا چاہتی تھی اور اس غرض کے لیے تمام اخبارات و رسائل کے ڈیکلریشن ایک خاص تاریخ کو منسوخ کر دیئے گئے تاکہ سب از سرِ نو ڈیکلریشن کی درخواست دیں اور جن جن کو حکومت بند کرنا چاہتی ہو ان کی درخواست نامنظور کر دی جاتے۔ بلکہ دراصل اس قانون کا منشا یہ تھا کہ اخبارات و رسائل کو چند قانونی حدود کا پابند بنایا جائے اور اس لیے سب کے ڈیکلریشن منسوخ کر کے نئی درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اب اگر "چراغِ راہ" نے مطلوبہ قانونی حدود، یا ان میں سے کسی کو پورا نہیں کیا ہے تو متعلقہ حکام کا فرض ہے کہ وہ واضح طور پر ان اسباب کی نشان دہی کریں جو اس کا ڈکلریشن منظور کرنے میں قانوناً مانع ہیں۔ لیکن اگر ایسی کسی چیز کی نشان دہی نہیں کی جاتی تو بجا طور پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ یہ کارروائی کسی ناقابلِ بیان قصور پر انتقاماً کی گئی ہے، جسے مشکل ہی سے قانون کا جائز استعمال قرار دیا جا سکتا ہے۔

ایک ایسا ملک جس کی بنیاد نہ تو جغرافیائی حدود ہوں، اور نہ ہی رنگ و نسل

بلکہ جو محض ایک آئیڈیالوجی کے لیے حاصل کیا گیا ہو اور ایک عقیدہ پر اس کی بقا اور فلاح کا دارومدار ہو، اس میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس ملک کے اساسی تصور کو ہمیشہ اُجاگر کیا جاتا رہے اور اہلِ ملک کی اس کے ساتھ وابستگی ہر لمحہ بڑھتی چلی جاتے۔ کیونکہ یہی تصور اس ملک اور اس کے رہنے والوں کی قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ ہے، اسی سے ملک کے مائل بہ انتشار اجزاء کو جوڑ کر بنیانِ مرصوص بنایا جا سکتا ہے، اسی سے لوگوں کے اندر زندگی کی لگن اور تڑپ پیدا ہوتی ہے، اسی کی محبت میں سرشار ہو کر وہ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو ایک راہ پر لگانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اس بنا پر یہ انتہائی ضروری ہے کہ لوگوں کو اس اساسی تصور کے متعلق ہر لمحہ فکری غذا مہیا کی جاتی رہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس ملک میں بہت کم پرچے ایسے ہیں جو اس فرض کو کماحقہٗ سرانجام دے رہے ہوں۔ روشنی کے ان متعدد میناروں میں "چراغِ راہ" ایک منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ اس پرچے کے حوصلہ مند اور ایثار پیشہ کارکنوں نے مخالفتوں کے طوفانوں میں جس بے جگری کے ساتھ اس "لو" کی حفاظت اور پاسبانی کی ہے وہ تاریخِ صحافت میں ایک درخشاں مثال ہے۔ وہ معاشرہ جس میں تاریکیاں اور ظلمتیں اپنے پر برق رفتاری کے ساتھ پھیلا رہی ہوں اس میں "چراغِ راہ" کا بجھ جانا ایک سانحہ نہیں تو اور کیا ہے؟

اسلام کی اس "تجربہ گاہ" میں آرٹ اور ادب کے نام پر جس قسم کی ناپاک کوششیں کی جا رہی ہیں وہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ معاشرہ جسے اسلامی اقدار کے سانچے میں ڈھالنا مقصود تھا اس کی نوخیز نسلوں میں فحش اور گندے لٹریچر کے اثرات حیرت انگیز تیزی کے ساتھ سرایت کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے اس ملک میں اخلاقی انارکی کا جو خوفناک طوفان اٹھ رہا ہے وہ ایک بڑی ہی عبرتناک داستان ہے

اور ہر اس فرد کے لیے وجہ اضطراب ہے جو اس ملت اور ملک کے ساتھ کچھ بھی خیر خواہی کے جذبات رکھتا ہو۔ ان حالات میں یہاں ارباب اقتدار کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اس اخلاقی انحطاط کو روکنے کے لیے اپنے اختیارات استعمال کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ چڑیوں کے غول سے کعبہ کی حفاظت کرانے کا انتظام تو کر دیتا ہے مگر کسی اخلاق باختہ قوم کو اپنے دین کی خدمت کا کام سپرد نہیں کرتا اور یہی نہیں بلکہ وہ کسی ایسے گروہ کو دنیا میں ایک مدتِ دراز تک جینے بھی نہیں دیتا جو بظاہر تو اسلام کا دم بھرنے والا ہو، مگر اسلام کی سب سے قیمتی متاع یعنی اخلاق سے اپنے آپ کو محروم کرلے ہم حکومت کی خیر خواہی اسی میں سمجھتے ہیں کہ اُسے اس کے فرائض یاد دلائیں اور بار بار اُسے اُن خطرات سے آگاہ کریں جو ملک میں غیر اسلامی عناصر کی وجہ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ سیاسی اختلاف اپنی جگہ سہی مگر اُسے ان اختلافات کی وجہ سے یہ تو نہ کرنا چاہیے کہ اُن لوگوں سے تو درگزر کیا جائے جو اس ملک کی بنیادوں میں خوفناک سرنگیں بچھا رہے ہوں اور ان لوگوں کی راہ میں مشکلات پیدا کی جائیں جو ان بنیادوں کی حفاظت کر رہے ہوں۔